مسائل الجاہلیّہ

www.KitaboSunnat.com

تألیف

مجدد الدعوة الاسلامیہ شیخ الاسلام

محمد بن عبد الوہاب التمیمی

امطرہ اللہ غیث رحمتہ وانزلہ منزلۃ الصدیقین فی فسیح جنتہ

ترجمہ و تفہیم

عطاء اللہ ثاقب

ناشر

انصار السنۃ المحمدیۃ

لاہور ۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مسائل الجاہلیۃ

تألیف

مجدد الدعوۃ الاسلامیۃ شیخ الاسلام

محمد بن عبدالوہاب التمیمی

امطرہ اللہ غیث رحمتہ وانزلہ منزلۃ الصدیقین فی فسیح جنتہ

— ترجمہ و تفہیم —

عطاء اللہ ثاقب

ناشر

انصار السنۃ المحمدیۃ

لاہور، پاکستان

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی لا الٰہ الا ھو، والصلوٰۃ والسلام علی من لا نجاۃ الا بہ وبعد

ہر مسلمان کے علم میں یہ بات ہونی چاہیے کہ مومن اور مشرک کے درمیان حدِ فاصل صرف کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ شریعتِ اسلامیہ اسی کلمۂ توحید کی تشریح اور تفسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں کچھ اعمال بجا لانے کو فرض قرار دیا وہاں کچھ ایسے افعال کا تذکرہ بھی فرمایا جن پر اعتقاد رکھنے اور عمل کرنے سے بڑے سے بڑا عمل بھی اللہ تعالیٰ کے حضور ذرہ برابر وقعت نہیں رکھتا۔ ربِ کریم نے مختلف اوقات میں جن امور سے اپنے بندوں کو مجتنب رہنے کی ہدایت فرمائی وہ قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر درج ہیں ——— اور کچھ امور ایسے ہیں جن کی حرمت کا تذکرہ ربِ کریم نے رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بیان کرایا، جن کا تذکرہ کتبِ حدیث میں موجود ہے۔

مجدد الدعوۃ الاسلامیہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب امطرہ اللہ غیث رحمتہ وانزلہ منزلۃ الصدیقین فی فسیح جنتہ نے ان سب کو یکجا جمع کر دیا جو کتابی صورت میں مسائل الجاھلیہ کے نام سے لاکھوں کی تعداد میں چھپ چکا ہے۔

راقم الحروف نے اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے اردو زبان میں منتقل کر دیا ہے تاکہ اردو دان طبقہ بھی ان مسائل کو سمجھ اور اپنے عمل و کردار میں سمو کر اپنے اعمالِ صالحہ کی حفاظت کر سکے۔ دعا ہے کہ ربِ کریم میری اس حقیر سی کوشش کو قبول فرماتے ہوئے نجاتِ اخروی کا ذریعہ بنائے۔ وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔

عطاء اللہ ثاقب

(۱۲ جنوری ۱۹۷۹ء)

انصار السنۃ المحمدیہ۔ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِمام الدّعوۃ فی سطوُر

امامُ الدّعوۃ السّلفیّۃ　　مجدّد الدّعوۃ الاسلامیّۃ

ناصرُ السّنّۃ النبویّۃ　　شیخ الاسلام الامام

محمّدؒ بن عبدالوہّاب رحمہ اللہ

۱۱۱۵ھ ——— ——— ۱۲۰۶ھ

سیرت :

امامُ الدعوۃ سنّت کے حامی، بدعت کے ماحی، تفسیر و حدیث اور فقہ کے بہت بڑے عالم، عُلُوم اور قواعد میں مہارتِ تامّہ رکھنے والے تھے۔ عِلل و رجال پر وسیع نظر تھی۔ اصولی و فروعی مسائل کے متعلق معلومات میں یگانہ روزگار تھے۔ آپ کی زندگی صلاح، حسنِ سیرت اور طہارتِ باطن کی حامل تھی، ذکر و اذکار اور عباداتِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ متواضع، رحمدِل، مہمان نواز، صابر، حلیم، غصّہ پہ قابو پانے والے تھے۔ مگر دین کے بارے میں سخت اور غیر متعنّد تھے۔ کتاب و سُنّت کے مقابلے میں کسی کے قول، فعل یا رائے اور قیاس کو حُجّت نہیں مانتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم:

شیخ الاسلام کے حافظے کا یہ عالم تھا کہ دس سال کی عُمر سے پہلے قرآنِ کریم حفظ کر لیا۔ آپ کی ذکاوت و ذہانت سے آپکے والدِ مکرّم اور دُوسرے شیوخ بہت متأثر تھے۔

امام الموحّدین نے اپنے والد مکرم سے تربیت حاصل کی اور ان سے تفسیر، حدیث اور فقہ کی کتابیں پڑھیں اور مزید مدینہ منوّرہ، بصرہ اور شام کے نامور علماء و مشائخ سے علمی پیاس بجھا کر علاقہ نجد کو دعوتِ توحید کا مرکز بنایا۔

وفات:

آپ آخر وقت تک تبلیغ، درس اور دعوت و ارشاد میں منہمک رہے اور ماہ ذیقعد ۱۲۰۶ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر عالمِ بقا کو روانہ ہو گئے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ واسکنہ جنّت الفردوس و رفع درجاتہ و رزقہ لذّۃ النظر الی وجہہ الکریم۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درِج ذیل ۱۲۳ مسائل ایسے ہیں جو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکینِ عرب کے درمیان متنازعہ فیہ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی اور یہ ایسے اصُولی مسائل ہیں کہ جن کا ہر مسلمان کے علم میں آنا ضروری ہی نہیں بلکہ کوئی مسلمان اِن سے صَرفِ نظر نہیں کر سکتا کیونکہ ان میں اور اسلام میں بُعد المشرقین ہے۔

سب سے اہم اور خطرناک بات یہ ہے کہ جو دل شریعتِ محمدیہ کے متعلق ایمان کی دولت سے خالی ہو اور اس عدمِ ایمان کے ساتھ اِن مسائل کو اِستحسان کی نگاہ سے بھی دیکھے تو پھر اُس کی شقاوت و بدبختی کی کوئی اِنتہا نہیں، والعیاذ باللہ۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	جن لوگوں نے باطل کو مانا اور خدا تعالیٰ سے اِنکار کیا وہی نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

(العنکبوت - ۵۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱ شرک

اہلِ جاہلیت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس سے دُعا کرتے وقت صالحین کو اس میں شریک کر لیا کرتے تھے بایں معنیٰ کہ یہ صالحین اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے۔ اس شرکیہ عقیدہ کی قرآنِ کریم یُوں وضاحت کرتا ہے:

وَ یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّھُمْ وَ لَا یَنْفَعُھُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ ؕ (یونس - ۱۸)

اور یہ لوگ اللہ (کی توحید) کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو ان کو تکلیف پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔

وَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی ؕ (الزمر - ۳)

اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اس لیے پُوجتے ہیں کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دیں۔

یہی وُہ اہم اور عظیم مسئلہ ہے جس میں رسولِ مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی مخالفت کی اور اخلاصِ عمل کا درس دیا اور بتایا کہ یہی وُہ دینِ الٰہی ہے جس کی تبلیغ کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو مبعوث فرمایا اور یہ کہ وُہ خالص عمل ہی کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے اور آپؐ نے یہ بھی بتایا کہ جو شخص وُہ اعمال کرے گا جن کو مُشرکین اِستحسان کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اس کا بہشت میں داخلہ حرام اور اس کا ٹھکانا جہنّم ہو گا۔

یہی وُہ اہم مسئلہ ہے جس سے مسلمان اور کافر میں فرق ہوتا ہے اور یہیں سے محبّت اور عداوت کی راہیں الگ ہوتی ہیں اور یہیں سے جہاد کی ابتدا ہوتی ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ قَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّ یَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ ۚ (الانفال - ۳۹)

اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خُدا ہی کا ہو جائے۔

۲ فرقہ بندی

دین و دنیا میں اہلِ جاہلیت کی راہیں الگ الگ تھیں اور وہ اسی کو درست اور صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے تھے۔ ربِ کریم ان کے افتراق کو یُوں آشکار کرتا ہے کہ:

كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ (المؤمنون - ۵۳)
جو چیز جس فرقے کے پاس ہے وُہ اسی سے خوش ہو رہا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ دین میں اتحاد و اتفاق کی تلقین کرتے ہُوئے فرماتا ہے:

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ (الشوریٰ - ۱۳)
اُس نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ مقرر کیا جس (کے اختیار کرنے) کا نُوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے محمدؐ) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو حکم دیا گیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ (الانعام -)
جن لوگوں نے اپنے دین میں (بہت سے) راستے نکالے اور کئی کئی فرقے ہو گئے ان سے تم کو کچھ کام نہیں۔

ربِ کریم ان مُشرکین کی مشابہت سے بچنے کی تلقین کرتے ہُوئے فرماتا ہے کہ:

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ (آلِ عمران - ۱۰۵)
ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکام بیّن آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اختلاف کرنے لگے۔

دین میں فرقہ بندی کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ (آلِ عمران - ۱۰۳)
اور سب مِل کر خدا کی (ہدایت کی) رسّی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔

۳ بغاوت

مشرکینِ حاکمِ وقت کی مخالفت اور عدمِ اطاعت کو اپنے لیے بہت بڑی خوبی اور اطاعت و فرمانبرداری کو ذلّت و رسوائی سمجھتے تھے، لیکن رحمت للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی مخالفت کی اور حکم دیا کہ اگر حاکمِ وقت ظلم کرے تو بھی اس پر صبر کیا جائے اور اطاعت فرمانبراری کرتے ہُوئے اُسے نصیحت کی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیحین کی روایت کے مطابق مندرجہ بالا تینوں امور کو رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی حدیث میں جمع کر دیا ہے۔ آپؐ ارشاد فرماتے ہیں:

انّ اللہ یرضیٰ لکم ثلاثا	خدا تمہارے لیے تین چیزیں پسند کرتا ہے
۱ ان لا تعبدوا الّا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا،	خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔
۲ و ان تعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا	اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی) رسّی کو مضبوط پکڑے رہو اور متفرق نہ ہو۔
۳ و ان تناصحوا من ولاہ اللہ امرکم	اور حاکمِ وقت کو نصیحت کرتے رہو۔

مندرجہ بالا تینوں امور سے جب تک لوگ بچتے رہے امن و سکون سے زندگی بسر کرتے رہے اور جب ان گناہوں میں ملوّث ہوئے تو جہاں ان کا دین برباد ہوا وہاں دُنیاوی امور میں بھی ترقی کی راہیں بند ہو گئیں۔

۴ تقلید

مشرکین نے اپنے مذہب کے کئی ایک اصول بنا رکھے تھے جن میں سرِفہرست تقلید تھی۔ مشرکینِ عالم کا سب سے بڑا اور اہم قاعدہ اپنے پیشرو صلحاء کی تقلید کرنا تھا۔ ان کے اسی عقیدۂ بد کی قرآنِ کریم یُوں وضاحت کرتا ہے کہ:

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ (الزخرف - ۲۳)	اور اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ہدایت کرنے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوش حال لوگوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم قدم بقدم اُن ہی کے پیچھے چلتے ہیں۔
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى	اور جب ان سے کہا جاتا کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا۔ بھلا اگرچہ شیطان ان کو دوزخ

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَذَابِ السَّعِيْرِ ○ (لقمان - ۲۱) کے عذاب کی طرف بلاتا ہو (تب بھی)

ربِ کریم ترکِ تقلید پر ان کو یوں متنبہ فرماتا ہے کہ :

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَ فُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ (سبا - ۴۶)

کہ دو کہ میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم خدا کے لیے دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ پھر غور کرو، رفیق کو جنون نہیں ہے۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ (الاعراف - ۳)

(لوگو جو (کتاب) تم پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نازل ہوئی ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو (اور) تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔

۵ جمہوریّت کا بُت

مشرکین کا ایک اہم اصول یہ بھی تھا کہ وہ اپنی کثرت پر نازاں تھے۔ کسی چیز کے صحیح یا غلط ہونے کو وہ قلت و کثرت کے ترازو میں تولا کرتے تھے۔

ربِ کریم نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر اس معیار کو غلط اور لچر قرار دیا ہے۔

۶

اہلِ جاہلیت اپنے آباؤ اجداد کے طرزِ زندگی کو بطور حجّت پیش کیا کرتے تھے۔

ربِ کریم ان کے اس عقیدہ کو یوں بیان کرتا ہے :

فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى (طٰہٰ - ۵۱)

اچھا تو پہلے لوگوں کا کیا حال ہوا۔

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ○ (المؤمنون - ۲۴)

ہم نے اپنے اگلے باپ دادا میں تو یہ بات کبھی نہیں سُنی تھی۔

۷ ملوک اور صاحبِ ثروت

مشرکین اپنے حق میں ان افراد کو بھی بطور استدلال پیش کیا کرتے تھے جنہیں ذہنی اور عملی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلاحیتیں حاصل تھیں اور ان لوگوں کو بھی اپنا پیشوا سمجھتے تھے جو یا تو بادشاہ تھے یا جن کے پاس مال و دولت کی فراوانی تھی اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔

ربِ ذوالجلال ارشاد فرماتا ہے:

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ الخ — اور ہم نے ان کو ایسے مقدور دیے تھے جو تم لوگوں کو نہیں دیے۔

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ — اور وہ پہلے (ہمیشہ) کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے تو جس چیز کو وہ خوب پہچانتے تھے جب ان کے پاس آ پہنچی تو اس سے کافر ہو گئے پس کافروں پر خدا کی لعنت۔

يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۝ (البقرہ - ۱۴۶) — وہ ان (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

۸ غربا و مساکین سے بے التفاتی

مشرکین کی یہ بھی ایک عادتِ بد تھی کہ وہ کسی چیز کے غلط ہونے کے لیے یہ کہتے کہ اس کو تسلیم کرنے والے کمزور اور غریب لوگ ہیں۔

قرآن کریم نے ان کی اس عادتِ بد سے یوں پردہ اٹھایا ہے:

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ (الشعراء - ۱۱۱) — وہ بولے کہ کیا ہم تم کو مان لیں اور تمہارے پیرو تو رذیل لوگ ہوتے ہیں۔

اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ (الانعام - ۵۳) — کیا یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے ہم میں سے فضل کیا ہے۔

اللہ کریم اس عادتِ بد کی تردید فرماتا ہے:

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ — بھلا خدا شکر کرنے والوں سے واقف نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹ علماءِ سُوء کی قیادت

اہلِ جاہلیت اور مشرکین فاسق و فاجر اور علماءِ سُوء کو اپنا رہبر و راہنما سمجھا کرتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی یُوں راہنمائی فرمائی کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۗ (التوبہ-۳۴)

مومنو! بہت سے عالم اور مشائخ لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور راہِ خدا سے روکتے ہیں۔

مشرکین کو ڈانٹ پلاتے ہُوئے فرمایا کہ:

لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ع (المائدہ-۷۷)

کہو کہ اے اہلِ کتاب اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور ایسے لوگوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو جو (خود) پہلے گمراہ ہُوئے اور اور بھی اکثروں کو گمراہ کر گئے اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

۱۰ قِلّتِ فہم

مشرکین دینِ حق کو اس لیے بھی تسلیم نہ کرتے کہ اس کو ان لوگوں نے مانا ہے جو فہم و فراست سے عاری ہیں اور قوّتِ حافظہ سے محروم ہیں۔ قرآنِ کریم ان کی اِس کج روی کو یُوں واضح کرتا ہے:

وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ ۚ (ہود-۲۷)

اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمھارے پیرو وہی لوگ ہوئے ہیں جو ہم میں ادنیٰ درجے کے ہیں اور وہ بھی رائے ظاہر سے۔

۱۱ قیاسِ فاسد

مشرکین کے ہاں غلط قیاس سے اِستدلال کا عام رواج تھا جیسے:

إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا ۖ (ابراہیم-۱۰)

تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲ قیاسِ صحیح سے انکار

قیاسِ صحیح کا انکار کرنا بھی مشرکین کی عادت تھی۔ قیاسِ فاسد سے اِستدلال اور قیاسِ صحیح سے انکار کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ان دونوں میں وجہِ امتیاز کو نہ سمجھا۔

۱۳ غلُوّ

اہلِ جاہلیّت کا اپنے عُلماء اور صالحینِ اُمّت کی تعظیم و تکریم میں مبالغہ اور ان کی شان میں غلُوّ کرنا ان کا عام شیوہ تھا۔ ربِّ کریم نے مبالغہ آرائی سے یوں روکا کہ :

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ (النساء - ۱۷۱)

اے اہلِ کتاب ! اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہو۔

۱۴ نفی و اثبات

مشرکین کے مندرجہ بالا (۱۳) افعالِ بد کی بُنیاد ایک اصُول پر مبنی تھی اور وُہ تھا نفی و اثبات۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایات سے اِعراض کرنا اور اپنے ظن و تخمین کی پیروی۔

۱۵ ہٹ دھرمی

مشرکینِ جاہلیّت کی خُوئے بد ایک یہ بھی تھی کہ وُہ احکامِ الٰہیّہ کو یہ کہہ کر مُسترد کر دیتے کہ یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں جیسے :

وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ (البقرۃ - ۸۸)

اور کہتے کہ ہمارے دِل پردے میں ہیں۔

یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ (ہود - ۹۱)

اے شعیبؑ ! تمھاری بُہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو جُھوٹا قرار دیا اور فرمایا کہ ان کی یہ ہٹ دھرمی ان کے کُفر اور ان کے دِلوں پر مُہر لگ جانے کی وجہ سے تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶

کتبِ سماوی کے بعد کتب جادو پر عمل کرنا بھی مشرکین کی عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو یوں ذکر فرمایا ہے کہ:

نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۔ (البقرۃ: ۱۰۱-۱۰۲)

جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایک جماعت نے خدا کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں۔ اور ان (جادوئیات) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے۔

۱۷

مشرکین کا ایک قدیمی اصول یہ بھی تھا کہ وہ اپنے کفریہ اور مشرکانہ افعال کو انبیاء کی طرف منسوب کر دیتے تھے۔ جیسے رب کریم انبیاء کرام کی برات کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا (البقرۃ - ۱۰۲)

اور سلیمان نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے۔

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا ۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ (آل عمران - ...)

ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی، بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک خدا کے ہو رہے تھے اور اسی کے فرمانبردار تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

۱۸ نسبت میں تناقض

مشرکین کی ایک یہ بھی دو رُخی اور منافقت تھی کہ وہ اپنے آپ کو حضرت ابراہیمؑ کی طرف منسوب کرتے اور کہتے کہ ہم ابراہیمی ہیں لیکن آپ کی اتباع سے بھی روگردانی کرتے۔

۱۹ عیب جوئی

مشرکین عرب بعض صوفیاء کے قبیح اعمال کی وجہ سے صلحائے امت پر عیب جوئی اور طعنہ زنی سے بھی باز نہیں آتے تھے جیسے یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر الزام لگایا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عیسائیوں نے یہودیوں سمیت رحمت دو عالم ﷺ کی طرف مجنون وغیرہ ہونے کی نسبت کی۔ العیاذ باللہ۔

۲۰ کہانت کو کرامت سمجھنا

مشرکین عرب، جادوگر اور کاہن کی شعبدہ بازی کو صلحاء کرام کی طرف منسوب کیا کرتے تھے اور طرفہ یہ کہ بعض اوقات اس شعبدہ بازی کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے، جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف جادو کو منسوب کرنا۔

۲۱

مشرکین کی عبادت سیٹی اور تالی بجانے پر موقوف تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قبیح حرکت کو یوں بیان فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ	اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی۔

(الانفال - ۳۵)

۲۲

مشرکین نے اپنا دین صرف کھیل کود اور تماشے کو بنا رکھا تھا۔

۲۳

مشرکین کو دنیاوی عیش و عشرت نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور مال و متاع کی اس فراوانی سے وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم پر راضی ہے۔ رب کریم ان کے اس گمانِ باطل کو یوں بیان فرماتا ہے:

وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا ۙ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ	اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ ہم بہت سا مال اور اولاد رکھتے ہیں اور ہم کو عذاب نہیں ہوگا۔

(سبا - ۳۵)

۲۴

کمزور اور مساکین لوگوں نے اسلام قبول کرنے میں پہل کی اس لیے مشرکین نے تکبر اور خود غرضی کی وجہ سے قبول حق سے انکار کیا۔ چنانچہ مسکین مسلمانوں کی توقیر کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے یوں مخاطب ہوتا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ
اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں (اور) اُس کی ذات کے طالب ہیں ان کو (اپنے پاس سے) مت نکالو۔

(الانعام - ۵۲)

۲۵

مشرکین کے نزدیک احکام الٰہیہ کے غلط ہونے کی ایک دلیل یہ بھی تھی کہ ان کو تسلیم کرنے والے کمزور افراد تھے۔ مشرکین کا یہ غلط استدلال قرآن کریم نے خود نقل کیا ہے کہ :

لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ
اگر یہ (دین) کچھ بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے۔

(الاحقاف - ۱۱)

۲۶ تحریف

کتبِ الٰہیہ پر غور و فکر اور اُنہیں صحیح سمجھنے کے بعد اُن میں تحریف کرنا مشرکین کا محبوب مشغلہ تھا۔

۲۷ غلط لٹریچر کی اشاعت

مشرکین عالم کا ایک مشغلہ یہ بھی تھا کہ وہ غلط اور بیہودہ کُتب لکھتے اور پھر نہایت ڈھٹائی سے یہ کہتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہیں۔

ربِ کریم ان کی اس بے ہودگی کو یُوں واضح فرماتا ہے کہ :

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الخ
پس ان لوگوں پر افسوس ہے جو اپنے ہاتھ سے تو کتاب لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس سے (آئی) ہے۔

(البقرۃ - ۷۹)

۲۸

مشرکین عرب ان ہی مسائل کو صحیح سمجھتے جو ان کے گروہ کے مزعومہ عقائد کے مطابق ہوتے تھے، جیسے ان کا یہ کہنا کہ :

نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ
ہم تو (صرف) اُس کتاب پر ایمان لاویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق (البقرۃ - ۹۱) — گے جو ہم پر نازل کی گئی ہے اور جتنی اس کے علاوہ ہیں ان سب کا انکار کرتے ہیں۔

۲۹

مشرکینِ عالم کی ایک خصلت رذیلہ یہ بھی تھی کہ وہ اپنے ہی گروہ کے اصحابِ عقل و دانش کی صحیح باتوں کو سمجھنے کی کوشش نہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اسی خصلت سے متنبہ فرماتا ہے کہ :

فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝ (البقرۃ - ۹۱) — اگر تم صاحبِ ایمان ہوتے تو خدا کے پیغمبروں کو پہلے ہی کیوں قتل کیا کرتے۔

۳۰ افتراق

عجائباتِ قدرت میں سے ایک یہ ہے کہ جب مشرکینِ جاہلیت نے ربِّ کریم کی وصیت اتحاد و اتفاق کو ترک کر دیا اور افتراق و اختلاف کے مرتکب ہوئے تو ہر گروہ اپنے کردار پر نازاں و فرحاں تھا۔

۳۱ اپنے ہی مسلک کی مخالفت کرنا

یہ بات بھی نشاناتِ قدرت کا عجوبہ ہے کہ مشرکینِ عرب جس دین و مذہب کی طرف اپنے اپنے کو منسوب کرتے تھے اسی دین سے بے پناہ بغض و عداوت رکھتے اور کفار اور ان کے دین و مذہب سے انتہائی محبت و الفت رکھتے تھے جو ان کے اور ان کے نبی کے جانی دشمن تھے۔ جیسا کہ مشرکین کا معاملہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین سے انہیں روشناس کرایا تو انہوں نے کتبِ جادو کو اپنایا جو سراسر فرعون اور اس کی ذریت کا ورثہ تھیں۔

۳۲ انکارِ حق

مشرکین کا حق و صداقت سے انکار کرنا جب کہ وہ ایسے شخص کے پاس ہوتا جس کو وہ کمزور سمجھتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ کریم ان کی اِس خصلت کو یُوں بیان کرتا ہے:

وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ ۪ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ (البقرۃ - ۱۱۳)

یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی رستے پر نہیں، اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی رستے پر نہیں۔

۳۳

مشرکین کا ان اعمال سے انکار کرنا جن کو وہ اپنے دین کی بُنیاد قرار دیتے تھے، جیسے بیت اللہ کا حج۔

اللہ تعالیٰ اُن کی اِس رَوش کو حماقت قرار دیتے ہُوئے فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ (البقرۃ - ۱۳۰)

اور ابراہیم علیہ السلام کے دین سے کون رُو گردانی کر سکتا ہے بجُز اُس کے جو نہایت نادان ہو۔

۳۴

مشرکین عالم کی گروہ بندی کی مسابقت میں ہر فرقہ صرف اپنے ہی گروہ کو نجات دہندہ سمجھتا تھا۔ ربِ کریم نے ان کی تکذیب کی اور فرمایا کہ:

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ (البقرۃ - ۱۱۱)

اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔

اور پھر صحیح اور صراطِ مستقیم کی نشاندہی فرمائی کہ:

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ (البقرۃ ۱۱۲)

ہاں جو شخص خُدا کے آگے گردن جُھکا دے اور وُہ نیکو کار بھی ہو تو اس کا صلہ اس کے پروردگار کے پاس ہے۔

۳۵

مُشرکین کے ہاں برہنگی کو بہترین عبادت سمجھا جاتا تھا جیسے:

وَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْهَاۤ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ (الاعراف - ۲۸)

اور وہ لوگ جب کوئی فحش کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اِسی طریق پر پایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہم کو یہی بتایا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۶

مشرکین کے ہاں حرام کو حلال قرار دینا بہترین اطاعت خیال کیا جاتا تھا، جیسے شرک کو عبادت سے تعبیر کیا کرتے تھے۔

۳۷

مشرکین عالم کے یہاں عُلماء اور پیروں کو اللہ تعالیٰ کے سوا ربّ اور مُشکل کُشا سمجھنا بھی عبادت سمجھا جاتا تھا۔

۳۸ الحاد

مشرکین صفاتِ الٰہیہ میں الحاد کے بھی مرتکب ہُوئے تھے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ — تُم یہ خیال کرتے تھے کہ خُدا کو تمھارے بہت سے عملوں کی خبر ہی نہیں۔

(فصلت - ۲۲)

۳۹

مُشرکین کا اسمائے الٰہیہ میں الحاد کرنا جیسے:

وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ط — اور یہ لوگ رحمٰن کو نہیں مانتے۔

(الرعد - ۳۰)

۴۰

مشرکینِ عرب تعطیل[1] کے بھی قائل تھے جیسے آلِ فرعون کا قول۔

۴۱

مشرکین نقائص کی نسبت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف کیا کرتے تھے۔

۴۲

مشرکین کا اللہ تعالیٰ کی ملکیّت میں شرک کرنا جیسے مجوس کا قول تھا۔

۴۳

تقدیر کا انکار کرنا۔

---

[1] صفات باری تعالیٰ کا انکار کرنے والوں کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ بیکار ہے کیونکہ اُس نے اپنی تمام صفات اپنے برگزیدہ بندوں میں تقسیم کردی ہیں۔ العیاذ باللہ۔ (مترجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴

اللہ تعالیٰ کے خلاف حجت قائم کرنا۔

۴۵

تقدیرِ الٰہی میں شریعتِ خداوندی کا انکار کرنا۔

۴۶

زمانے کو گالی دینا جیسے مشرکین کہا کرتے تھے

وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ اور ہمیں تو زمانہ مار دیتا ہے۔

(الجاثیہ - ۲۴)

۴۷

اللہ تعالیٰ کے انعامات کو غیر اللہ کی طرف منسوب کرنا۔ جیسے:

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا (النحل - ۸۳) یہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے واقف ہیں مگر ان سے انکار کرتے ہیں۔

۴۸

اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنا۔

۴۹

بعض آیاتِ خداوندی کا انکار۔

۵۰

مشرکین کا یہ کہنا کہ:

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ خدا نے انسان پر کچھ بھی نازل نہیں کیا۔

۵۱

مشرکین کا قرآنِ کریم کے بارے میں یہ کہنا کہ:

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ یہ بشر کا کلام ہے۔

(المدثر - ۲۵)

۵۲

اللہ تعالیٰ کی حکمت میں عیب نکالنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳

ظاہری اور باطنی حیلوں اور بہانوں سے کام لینا تاکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے لائے ہوئے دینِ الٰہی کا خاتمہ ہو۔ جیسے:

وَمَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ (آلِ عمران - ۵۴)

ان لوگوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالےٰ نے بھی خفیہ تدبیر فرمائی۔

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝

اور اہلِ کتاب ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ جو (کتاب) مومنوں پر نازل ہوئی ہے اس پر دن کے شروع میں تو ایمان لے آیا کرو اور اس کے آخر میں انکار کر دیا کرو تاکہ وہ برگشتہ ہو جائیں۔

(آلِ عمران - ۷۲)

۵۴

اِس نیت سے حق کا اقرار کرنا کہ اس کی تردید کا ذریعہ معلوم ہو جائے۔

۵۵ تعصّبِ مذہبی

مذہبی تعصب سے کام لینا بھی مشرکین کا عام دستور تھا جیسے:

وَ لَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ

اور اپنے دِین کے پیرو کے سوا کسی اور کے قائل نہ ہونا۔

(آلِ عمران - ۷۳)

۵۶

اِسلام کے اِتباع کو شرک قرار دینا بھی مشرکین کی عام رسم تھی جیسے:

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کسی آدمی کو شایاں نہیں کہ خدا تو اُسے کتاب اور حکومت اور نبوّت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔

(آلِ عمران - ۷۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷

کتبِ الٰہیہ میں تحریف کرنا مشرکین کی عادتِ ثانیہ تھی۔

۵۸

اہلِ حق کو بے دین اور رذیل وغیرہ القاب سے پکارنا۔

۵۹

ربِّ کریم کی ذاتِ پاک پر کذب و افترا۔ باندھنا۔

۶۰

مشرکین جب دلائل کے سامنے مغلوب اور شکست کھا جاتے تو پھر ملوک اور سلاطین کے ہاں شکوہ و شکایت لے جاتے تھے جیسے:

اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ (الاعراف - ۱۲۷)

کیا آپ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم کو یونہی رہنے دیں گے کہ وہ ملک میں فساد کرتے پھریں؟

۶۱

اہلِ اسلام کو مفسد ہونے کا عیب لگانا بھی مشرکین کی خصلتِ بد تھی جیسے مسئلہ ۶۰ میں ذکر ہوا ہے۔

۶۲

اہلِ اسلام پر یہ بھی الزام لگانا کہ وہ شاہی دین میں نقص نکالتے ہیں جیسے:

وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ (الاعراف - ۱۲۷)

اور آپ کو، آپ کے معبودوں کو ترک کیسے رہیں۔

فرعون نے اہلِ وطن سے کہا کہ:

اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ (المؤمن - ۲۶)

مجھے ڈر ہے کہ وہ کہیں تمہارے دین کو نہ بدل دے۔

۶۳

مشرکین کی اہلِ اسلام پر یہ تہمت بھی تھی کہ وہ شاہی معبودوں میں نقص نکالتے ہیں جیسے مسئلہ ۶۲ میں ذکر ہوا۔

۶۴

اہلِ اسلام پر مشرکین کا یہ بھی بہتان تھا کہ وہ دین میں ردّ و بدل کر دیں گے جیسے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنِّيٓ أَخَافُ أَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ أَوْ أَنْ يُّظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ○ (المؤمن ۲۶)

مجھے ڈر ہے کہ وہ کہیں تمہارے دین کو نہ بدل دے یا ملک میں فساد نہ پیدا کر دے۔

۶۵

اہل اسلام پر ایک الزام یہ بھی تھا کہ وہ بادشاہ کی عیب جوئی کرتے ہیں۔ قرآن کریم کا لفظ "وَيَذَرَكَ" اسی معنی کو واضح کرتا ہے۔

۶۶ ترکِ حق

مشرکین کے دین میں جو باتیں حق ہوتیں ان پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتے، جیسے نُؤْمِنُ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا۔ لیکن درحقیقت وہ انہیں چھوڑ چکے ہوتے۔

۶۷ افراط

مشرکین عبادات میں اضافہ کر لینا باعثِ شرف خیال کرتے تھے جیسے محرم کی دس تاریخ (میں روزہ رکھنا وغیرہ)۔

۶۸ تفریط

مشرکین عبادات میں کمی کرنے کے بھی مجرم تھے جیسے میدان عرفات میں ترکِ وقوف۔

۶۹ ترکِ واجب

پرہیزگاری کی آڑ میں واجبات کا ترک کرنا بھی مشرکین میں عام تھا۔

۷۰

پاکیزہ رزق کو ترک کرنا مشرکین کی بہترین عبادت تھی۔

۷۱

ربِ کریم کا عطا کردہ خوبصورت لباس استعمال نہ کرنا بھی مشرکین کی عبادت تھی۔

۷۲

لوگوں کو گمراہی کی طرف دعوت دینا مشرکین عرب کا خاص مشغلہ تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۔

مشرکین عرب اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو ضرور کرتے تھے لیکن درحقیقت شریعت کو ترک کر چکے تھے۔ اللہ کریم نے ان سے اطاعت کا یوں مطالبہ کیا کہ:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران - ۳۱)

آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرنے لگیں گے

۴۔

دیدہ دانستہ کُفر کی طرف لوگوں کو دعوت دینا عام تھا۔

۵۔

مکر و فریب اور خطرناک سازشیں کرنا مشرکین عرب کا رات دن کا کھیل تھا جیسے قوم نوح کی عادت بد تھی۔

۶۔

مشرکین عرب کی قیادت یا تو علماے سُو کے ہاتھ میں تھی اور یا جاہل صوفیاء کے قبضہ میں۔ قرآن مجید اس کی یوں وضاحت کرتا ہے۔

وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ (البقرۃ - ۷۵)

ان میں سے کچھ لوگ کلام اللہ کو سُنتے، پھر اس کے سمجھ لینے کے بعد اسکو جان بوجھ کر بدل دیتے رہے ہیں۔

۷۔

بے بُنیاد اور جھوٹی آرزوں میں مبتلا ہونا بھی مشرکین میں عام تھا جیسے:

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ط (البقرۃ - ۸۰)

اور کہتے ہیں کہ (دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی۔

دخول جنت کی خوش فہمی میں یوں گرفتار تھے۔

لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ط (البقرہ - ۱۱۱)

کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا کوئی بہشت میں نہیں جانے کا۔

۸۔

انبیاے کرام اور صالحین اُمّت کی قبروں کو عبادت گاہ بنالینا مُشرکین کا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدترین فعل تھا۔

۷۹

آثار انبیاء علیہم السلام کو عبادت گاہ بنانا بھی اہلِ جاہلیت کا عام شیوہ تھا، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۸۰

قبروں پر چراغاں کرنا بھی مشرکین کی بدعملی تھی۔

۸۱

قبروں پر میلہ لگانا اور عُرس کرانا بھی اہلِ جاہلیت کا دستور تھا۔

۸۲

قبروں کے پاس جانور ذبح کرنا بھی مشرکین کی اہم عبادت تھی۔

۸۳

بزرگوں کے آثار سے تبرک حاصل کرنا بھی اہلِ جاہلیت کی خُو تھی۔ جیسے دارالندوۃ اور اس کے منتظمین۔ حکیم بن حزام جو دارالندوۃ کے منتظمین میں سے تھا، کو ایک دفعہ کہا گیا کہ:

بعث مکرمة قریش — لوگوں نے قریش کے معزز و شریف شخص کو بھیجا ہے۔

حکیم بن حزام نے جواباً کہا کہ:

ذھب المکارم الا التقویٰ — شرافتیں ختم ہوگئیں صرف تقویٰ باقی ہے۔

۸۴

خاندانی شرافت پر فخر کرنا۔

۸۵

نسب اور رشتہ میں عیب لگانا۔

۸۶

ستاروں کی مختلف منزلوں سے بارش برسنے کا عقیدہ رکھنا۔

۸۷

نوحہ اور بین کرنا۔

۸۸

اپنے نسب پر فخر کرنا مشرکین کی بہت بڑی فضیلت تھی چنانچہ قرآنِ کریم میں کئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامات پر اس کی تردید کی گئی ہے۔

۸۹

صحیح بات پر فخر کرنا بھی مشرکین اپنی بہت بڑی فضیلت خیال کرتے تھے لیکن اسلام نے فخر کو ممنوع قرار دے دیا۔

۹۰

مشرکین کا سب سے اہم اور ضروری کام اپنے فرقہ کے فرد سے تعصّب اور اس کی ہر حالت میں مدد کرنا تھا، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ربِ کریم نے اِسکی سخت مذمّت کی ہے۔

۹۱

کسی کے نسب میں عیب نکالنا بھی جاہلیّت کا ترکہ ہے جیسے ایک دفعہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کی والدہ کے بارے میں یہ کہا تھا کہ:

یا بن سوداء — اے کالی ماں کے بیٹے؟

یہ سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصّے میں آگئے اور فرمایا:

اعیّرته بامه انك امرئ فيك جاهليّة۔ — تُونے اس کو اس کی ماں کے بارے میں عار دلائی ہے۔ ابھی تمہارے اندر جاہلیّت کی بُو موجود ہے۔[1]

(متفق علیہ)

۹۲

بیت اللہ شریف کی تولیت پر فخر کرنا مشرکین کی عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ بایں الفاظ ان کی مذمّت کرتا ہے۔

مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ○ — وہ سرکشی کرتے، کہانیوں میں مشغول ہوتے اور بے ہودہ بکواس کرتے تھے۔

(المؤمنون - ۶۷)

۹۳

انبیاے کرام علیہم السلام کی اولاد ہونے پر فخر کرنا، اِس زعم باطل پر ربِ کریم ان

---

[1] حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے صرف یہ کہا تھا کہ "اے کالی ماں کے بیٹے!" آج ہر مسلمان کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیے کہ اُس نے اپنی زبان اور قلم کو کس طرح بے لگام چھوڑ رکھا ہے۔ (مترجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو یوں متنبہ فرماتا ہے:

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ — کہ یہ جماعت گزر چکی، ان کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا۔

(البقرۃ - ۱۳۴)

۹۴

صنعت و حرفت پر فخر کرنا جیسے دو اہم تجارتی سفر کرنے والوں نے کھیتی باڑی کرنے والوں پر اپنی برتری کا اظہار کیا۔

۹۵

دُنیا اور اس کی زیب وزینت کی عظمت مشرکین کے دلوں پر چھا گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کا قول یوں نقل فرماتا ہے کہ:

لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ۝ — یہ قرآن ان دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا؟

(الزخرف - ۳۱)

۹۶

اللہ تعالیٰ پر رُعب ڈالنا بھی ان کی ایک بہت بڑی حماقت تھی۔ جیسے مسئلہ ۹۵ میں ذکر ہوا۔

۹۷

فقراء اور مساکین کو حقیر سمجھنا مشرکین کی عام عادت تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مخاطب ہوا کہ:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ — اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں اور اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو (پاس سے) مت نکالو۔

(الانعام - ۵۲)

۹۸

مشرکینِ عالم، انبیاءے کرام علیہم السلام کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں کو اخلاص سے تہی دامن اور دُنیا دار ہونے کا طعنہ بھی دیا کرتے تھے۔ ربِّ کریم نے فرمایا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ (الانعام - ۵۲) ان کے حساب کی جواب دہی تم پر کچھ نہیں۔

۹۹

فرشتوں کا انکار۔

۱۰۰

انبیاء کرام علیہم السلام کا انکار۔

۱۰۱

کتبِ سماویہ کا انکار۔

۱۰۲

اللہ تعالیٰ کے احکام سے روگردانی۔

۱۰۳

قیامت کا انکار۔

۱۰۴

اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے انکار۔

۱۰۵

انبیاء کرام علیہم السلام نے قیامت کے بارے میں جو پیش گوئیاں فرمائیں، ان میں سے بعض کا انکار۔ اللہ تعالیٰ مشرکین کی اس خصلت سے آگاہ فرماتا ہے:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی آیات اور اس کی ملاقات سے انکار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے مالکِ یوم الدین ہونے کی نفی، نیز فرمانِ خدا کہ لا بيع فيه ولا خلة ولا شفاعة کی تکذیب بھی مشرکین کے عقائدِ باطلہ میں سے ہے۔

۱۰۶

جبت اور طاغوت پر ایمان لانا ان کا اصول تھا۔

www.KitaboSunnat.com

۱۰۷

مشرکین کے دین کو مسلمانوں کے دین پر فضیلت دینا اہل جاہلیت کا عام دستور تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۸

حق کو باطل کے ساتھ گڈ مڈ کرنا۔

۱۰۹

حق کو جانتے ہوئے چھپانا۔

۱۱۰

مشرکین کا گمراہ کن اصول ایک یہ بھی تھا کہ وہ بغیر علم کے بہت سی بیہودگیاں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے تھے۔

۱۱۱

حق کو جھٹلانے کے بعد ان کے اقوال و افعال میں واضح تضاد پیدا ہو گیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ (قٓ - ۵)

بلکہ جب ان کے پاس حق آپہنچا تو انہوں نے اس کو جھوٹ سمجھا، سو یہ ایک الجھی ہوئی بات میں ہیں۔

۱۱۲

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ بعض احکام پر ایمان اور بعض سے انکار۔

۱۱۳

انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان تفریق کرنا۔

۱۱۴

بغیر علم کے انبیاء کرام علیہم السلام کی مخالفت کرنا۔

۱۱۵

سلفِ اُمت کی اطاعت کا دعویٰ لیکن اعمال و کردار میں اُن کی مخالفت کرنا۔

۱۱۶

جو لوگ انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لے آتے انہیں اللہ تعالیٰ کے رستے سے روکنا۔

۱۱۷

کفر اور کافروں سے محبت کرنا۔

۱۱۸

پرندوں کو اڑا کر فال لینا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۹

زمین پر خطوط وغیرہ کھینچ کر فال لینا۔

۱۲۰

فالِ بد لینا۔

۱۲۱

کاہن بننا یا کاہن کے پاس جانا۔

۱۲۲

کسی بھی طاغوت کے پاس فیصلہ لے جانا۔

۱۲۳

لونڈی اور غلام کے نکاح کو بُرا سمجھنا۔

وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْن

الحمدللہ کہ مسائل الجاہلیّہ کا اُردو ترجمہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۹۸ ھجریہ موافق ۱۱ دسمبر ۱۹۷۸ء صبح ۹½ بجے مکمل ہُوا۔

عطاء اللہ ثاقب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هِدایۃ المُستفید

کے بارے میں

المملکۃ العربیۃ السعودیۃ کے دار البحوث العلمیۃ والإفتاء والدعوۃ والإرشاد کی رپورٹ

"أن المترجم بذل فيها جهدا بأسلوب سهل ومفيد بدون أي تقصير، جزاه الله عن الإسلام والمسلمين خيرا."

مترجم نے اس کتاب کو نہایت محنت اور کاوش سے آسان اور عام فہم اسلوب میں اردو کے قالب میں ڈھال دیا ہے۔ ترجمہ میں کسی قسم کا کوئی سقم باقی نہیں۔

هداية المستفيد شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رح کی کتاب التوحید کی شرح (فتح المجید) کا اردو ترجمہ ہے جسے دنیا بھر میں پہلی بار انصار السنۃ المحمدیۃ پاکستان کو پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

ہدایۃ المستفید ۹۲ کتب حدیث وتفسیر کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔

ایک ہزار سات سو پچیس صفحات پر مشتمل یہ کتاب سعودی کلچر آفس لاہور سے مفت حاصل کی جا سکتی ہے

الناشر

انصار السنۃ المحمدیۃ

لاهور، باكستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطبوعات
أنصار السنة المحمدية
لاہور ○ پاکستان

○ ہدایۃ المستفید اردو ترجمہ فتح المجید شرح کتاب التوحید

○ کتاب التوحید ———— (اُردو)
لمجدد الدعوۃ الاسلامیہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ

○ تفسیر کلمہ توحید ———— (اُردو)
لمجدد الدعوۃ الاسلامیہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ

○ مسائل الجاہلیۃ ———— (اُردو)
لمجدد الدعوۃ الاسلامیہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ

○ مختصر زاد المعاد ———— (اُردو)
لمجدد الدعوۃ الاسلامیہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ

○ الجواب الباہر فی زوار المقابر ———— (اُردو)
لشیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہؒ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ